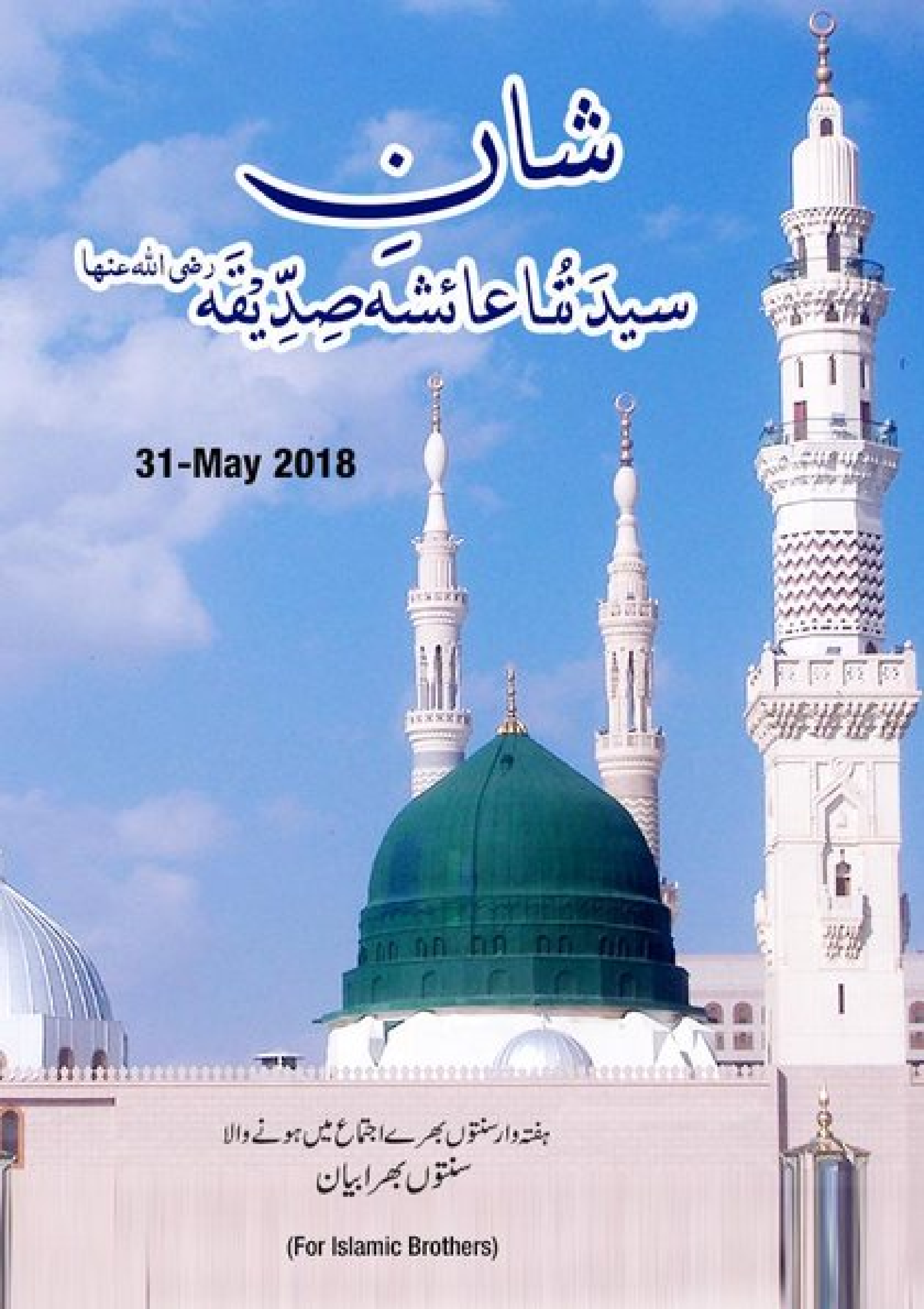

شان

سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

31-May 2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلْبَتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، **شَفیعِ اُمَّت** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: **"مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَتْ شَفَاعَةٌ لَّهٗ عِنْدِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔** یعنی جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہوگی۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الأقوال، الباب السادس فی الصلاۃ...الخ، الجزء الاول، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶)

اُن پر دُرود جن کو کسِ بے کساں کہیں اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمضانُ الْمبارَک جاری و ساری ہے۔ اِس ماہِ مبارَک کی سترہ (17) تاریخ کو اُمُّ المؤمنین، زَوْجۂ رسولِ کریم، حَبِیبۂ حبیبِ خدا حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ، عالِمہ، مُفْتِیہ، مُفَسِّرہ، مُحَدِّثہ، فَقِیہہ، عابِدہ، زاہِدہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عَفِیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا یَومِ وِصال ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبت سے آج ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شان و عظمت، اَوصاف و کمالات اور سِیرتِ طَیِّبہ کے چند روشن پہلوؤں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے آپ کا مُختصر تعارُف سُنتے ہیں، چنانچہ

تعارُفِ اُمُّ الْمؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا اُمُّ الْمُؤمِنِین (یعنی مومنوں کی ماں) ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا نامِ نامی اِسمِ گرامی عائشہ، کُنْیَت اُمِّ عبدُاللہ، والِدہ کا نام **"اُمِّ رُومان"** اور والد امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج ...الخ، ۴۶۸/۲ ملخصاً)۔

17 رَمضانُ المبارَک 57 یا 58 ہِجری میں مدینۂ منوَّرہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا وِصالِ ظاہری ہوا۔ حضرت سَیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کی وصِیّت کے مُطابِق رات میں لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کو جنَّتُ البَقِیع میں دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے پہلو میں دفن کیا۔ (شرح الزرقانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات... الخ، عائشه ام المؤمنین، ۳۹۲/۴)

اُس مبارَک ماں پہ صَدقہ کیوں نہ ہو سب اَہلِ دِین　　جو ہو اُمُّ الْمُؤمنین بِنْتِ اَمیرُ الْمُؤمنین
کیا مبارَک نام ہے کیسا پیارا ہے لقب　　عائشہ محبوبۂ محبوبِ رَبِّ العالَمِین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی مسلمان اُس عظیم ماں پر نثار کیوں نہ ہوں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمُّ الْمُؤمنین یعنی مومنوں کی ماں اور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی امیرُ المؤمنین یعنی تمام مومنوں کے امیر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہزادی ہیں۔ آپ کا نامِ پاک **"عائشہ"** کتنا بابرکت نام اور لقب **"رَبُّ العَالَمِین کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حبیبہ"** کتنا پیارا لقب ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ تمام اُمَّہاتُ المُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن مقام و مَرتبے اور دیگر خُصوصیات میں دیگر عورتوں سے بلند ہیں، سب کی سب اعلیٰ درجے کی وَلیّات ہیں، نہایت عُمدہ صِفات سے آراستہ، عِلْم و عمل کی حقیقی آئینہ دار اور اُمّت کی مائیں ہیں، مگر اِن مبارک ہستیوں میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ذاتِ مُقدَّسہ کی حیثیّت ایک روشن سورج کی طرح ہے۔ نگاہِ مُصطفٰے کی بدولت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا زمانے کی عالِمہ، مُفْتِیہ، مُحَدِّثہ اور مُفسِّرہ کہلائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ وہ خوش قسمت خاتون ہیں، جنہیں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے وَقْت بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابَرکت سے فَیضیاب ہونے کا شَرف حاصِل ہوا، چنانچہ

خُصوصی رَفاقت و قُربَتِ مُصْطفٰے

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا (نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَیّامِ دُنیا کے آخری لمحات کی کَیفیّات بیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں: (جب مزاجِ رسول شِدَّتِ مَرض کی وجہ سے تکلیف محسُوس کررہا تھا اُس وَقْت) میرے پاس میرے بھائی حضرت عبدُالرَّحمن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے، اُن کے ہاتھ

میں مِسواک تھی۔ میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی طرف دیکھنے لگے۔ میں جانتی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِسواک پسند فرماتے ہیں۔ میں نے عَرض کی: کیا آپ کے لئے مِسواک لے لوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سرِ مُبارک سے ہاں کا اِشارہ فرمایا تو میں نے حضرت عبدُالرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مِسواک لے لی، وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سخت محسوس ہوئی۔ میں نے عَرض کی: کیا میں اِسے نرم کردوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَر کے اِشارے سے فرمایا: ہاں۔ میں نے مسواک (چبا کر) نرم کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے پانی (Water) کا ایک پِیالہ تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس میں دستِ اَقدس داخل کرتے اور اپنے چہرۂ اَنور پر مَس کرتے اور فرماتے: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ** یعنی اللہ پاک کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بے شک مَوْت کے لیے سختیاں ہیں۔ پھر اپنا دستِ اَقدس بلند کرکے عَرض کرنے لگے: **فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى** یعنی رفیقِ اعلیٰ میں۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال ہو گیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاته، ۳/۱۵۷، حدیث: ۴۴۴۹ ملتقطا)

جن کا پہلو ہو نبی کی آخری آرام گاہ   جن کے حُجرے میں قِیامت تک نبی ہوں جاگُزیں

آستاں اُن کا فِرِشتوں کی زِیارت گاہ ہے   کیونکہ اُس میں جلْوَہ فرما ہیں اِمامُ الْمُرْسَلِیْن

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی گودِ مبارک میں وصالِ ظاہری فرمایا، آپ کا حجرۂ مبارکہ قیامت تک نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آخری آرام گاہ قرار پایا۔ اللہ پاک کے معصوم فِرِشتے آپ کے آستانۂ مبارکہ کی زیارت کو آتے ہیں، اِس لئے کہ اس میں تمام رسولوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جلوہ فرما ہیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدَتنا عائشہ صدیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عَفِیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عنہا کا مقام بار گاہِ رسالت مآب میں کس قدر بلند و بالا ہے، جنہیں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہ صرف ظاہِری حیات میں خاص قُرب نصیب ہوا، بلکہ وِصالِ ظاہری کے وَقْت بھی خُصوصی قُربت و رَفاقت پانے کا مُنْفَرِد اِعزاز (Honour) بھی آپ ہی کے حِصّے میں آیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ساری زِندگی اِس اِحسان وشُکْر کو یاد رکھا اور تحدیثِ نعمت کے لئے اپنی اِس عزّت و عظمت کو بَیان بھی فرمایا، چُنانچہ

دس (10) فضیلتیں

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: مجھے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن پر 10 فضیلتیں عطا کی گئی ہیں: عَرْض کی گئی، یا اُمَّ الْمُؤمنین! وہ دس (10) فضیلتیں کون کون سی ہیں؟ اِرْشاد فرمایا:

(1) نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے عِلاوہ کبھی کسی کَنواری عَورت سے نِکاح نہیں فرمایا ۔(2) میرے عِلاوہ اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن میں سے کوئی بھی اَیسی نہیں، جس کے ماں باپ دونوں مُہاجِر (ہجرت کرنے والے) ہوں۔(3) اللہ پاک نے میری پاک دامنی کا بَیان آسمان سے (قُرآن میں) نازِل فرمایا۔(4) (نِکاح سے پہلے) حضرت سیِّدُنا جِبْرِیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک رَیشمی کپڑے میں میری صورت لا کر بار گاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور عَرْض کی: اِن سے نکاح کرلیجئے کیونکہ یہ آپ کی زَوجہ ہیں۔(5) میں اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی برتن سے غُسْل کیا کرتے تھے، یہ شَرَف میرے علاوہ اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سے کسی کو بھی نَصیب نہیں ہوا۔(6) حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ تَہَجُّد پڑھتے تھے اور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے سوئی رہتی

تھی، اُمّہاتُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُنَّ اجمعین میں سے کوئی بھی حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس کریمانہ محبَّت سے سرفراز نہیں ہوئی۔(7)رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نُزولِ وحی کے وقت نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف فرما ہوتے، میرے عِلاوہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواج میں سے کسی دوسری زوجۂ مُحترمہ کے پاس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی کا نُزول نہیں ہوا۔(8)...نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَرِ انور میرے سینے اور حلْق کے درمیان تھا اور اِسی حالت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال ہوا۔(9)حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری باری کے دِن وصال فرمایا۔(10)نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور میرے گھر میں بنائی گئی۔ (سیرتِ مُصطفٰے، ص۶۶۰-۶۵۹)

دی گواہی آپ کی عِفَّت کی سُورۂ نُور نے ۔۔۔ مَدْح کرتا ہے تیری عِصْمت کی قُرآنِ مُبِیْن

اُن کے بستر میں وحی آئے رَسُوْلُ اللہ پر ۔۔۔ اور سلامِ خادِمانہ بھی کریں رُوْحُ الْاَمِیں

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۳۱)

مختصر وضاحت:یعنی قربان جائیے کہ سورۂ نور نے اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کی پاکدامنی کی گواہی دی، یوں قرآنِ کریم نے بھی آپ کی پاکدامنی کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ آپ کے بستر مبارک میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی اُترتی تھی اور جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ کی بارگاہ میں خادم کی طرح سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جائیے! حَبِیْبۂ حبیبِ خدا حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کی شان وعظمت پر!یقیناًیہ شَرَف بھی آپ کے لئے کسی تمغے سے کم نہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کو تمام اَوَّلِین و آخرین میں سب سے افضل واعلیٰ ذات یعنی تمام نبیوں کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زَوْجِیَّت اور قِیامت تک کے لئے آنے والے مومنوں کی ماں ہونے کے مُقَدَّس شَرَف سے سَرفراز ہونے کی سعادت ملی، ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دیگر اَزْواجِ مُطَہَّرات سے زیادہ اِنعام و اِکرام کی بارشیں فرمائیں۔ آپ کی شان و عظمت کا سَمُنْدَر اتنا گہرا ہے، جس کی گہرائی میں اُترنے والے کو ہمیشہ نایاب و نادر موتی (Pearls) ہی ملا کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقِّ ترجمان سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل و مناقب کو بڑے ہی شاندار انداز میں بَیان فرمایا ہے۔ آیئے! سیدہ عائشہ صِدّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت پر مشتمل 4 اَحادیثِ مبارکہ سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

شانِ عائشہ بزبانِ حبیبِ کبریا

(1) نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بارے میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرشاد فرمایا: تم اپنا دو تہائی دِین اِس حُمَیْرا (یعنی حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے حاصِل کرلو۔ (تفسیر کبیر، پ ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/۲۳۲)

(2) حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَیِّدہ فاطِمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا: اے فاطِمہ! کیا تم اُس سے مَحبَّت نہیں کرو گی جس سے میں مَحبَّت کرتا ہوں؟ سَیِّدہ فاطِمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرض کی: کیوں نہیں۔ اِس پر حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے مَحبَّت رکھو۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل عائشۃ، ص ۱۰۱۷، حدیث: ۲۴۴۲ ملتقطاً)

(3) نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرت سَیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو مُخاطب کرکے اِرْشاد فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! تمہارے والد کو عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) بہت زیادہ محبوب ہیں۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی الانتصار، ۴/۳۵۹، حدیث: ۴۸۹۸)

(4) رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثَرِید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قَوْلِہٖ تَعَالٰی: اِذْ قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ ...الخ، ۲/۴۵۴، حدیث: ۳۴۳۳)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ثَرِید یعنی روٹی شوربا بوٹیاں ایک جان کی ہوئی بہترین غذا ہے، ساری غذاؤں سے افضل (ہے) کہ وہ زُود ہضم (جلد ہضم ہونے والی)، نہایت ہی مُقَوِّی (مُ۔قَوْ۔وِی یعنی طاقت دینے والی)، بہت مزے دار، چبانے سے بے نیاز بہت صِفات کی جامع غذا ہے، ایسے ہی حضرت عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) صورت، سیرت، عِلْم، عَمَل، فَصاحت، فَطانت، ذَکاوت، عَقْل، حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مَحبوبِیَّت وغیرہ ہزارہا صِفات کی جامِع ہیں۔ حق یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ساری عورتوں حتّٰی کہ خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بھی افضل ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بہت اَحادیث کی جامع، علومِ قرآنیہ کی ماہر بی بی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۵۰۱)

مفتی صاحِب ایک دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جناب حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ریت کے ذرّوں، آسمان کے تاروں (Stars) کی طرح بے شمار ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ربِّ کریم کا تُحفہ ہیں جو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عِصْمت وعِفَّت کی گواہی خود ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں سُورۂ نُور میں دی حالانکہ جنابِ مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی عِصْمت کی گواہی بچے سے دلوائی گئی۔ اُمّت کو تَیَمُّم (تَ۔یَمْ۔مُمْ) کی آسانی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے صدقہ سے ملی، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے سینہ پر ہوا۔ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آخری آرام گاہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حُجرہ ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا لُعاب حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُعاب کے ساتھ وِصال کے وقت جمع ہوا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بِسْتَر میں وَحی آتی تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا خود صِدِّیقہ ہیں اور صِدِّیق

کی بیٹی ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۸ / ۵۰۲)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَشعار کی صورت میں شانِ عائشہ صدیقہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کے دَولت کَدہ میں دَولتِ دَارَین ہے ۔۔۔ اُس زمیں پر پھر نہ کیوں قُرباں ہو عَرْشِ بَرِیں

آپ صِدّیقہ پدَرِ صِدّیق اور شوہر نَبی ۔۔۔ میکہ و سُسرال اعلیٰ آپ خود ہیں بہتریں

(رسائل نعیمیہ، دیوان سالک، ص ۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے عالیشان آستانے میں دنیا و آخرت کی دولت موجود ہے یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرماہیں تو پھر عرشِ اعظم بھی اُس مقدس زمین پر نثار کیوں نہ ہو؟۔ آپ نہ صرف صِدّیقہ یعنی نہایت سچّی خاتون ہیں بلکہ صِدّیق یعنی نہایت سچّے انسان کی شہزادی ہیں اور آپ کو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت کا شرف ملا، آپ کا میکہ و سُسرال دونوں ہی نہایت بلند مرتبہ ہیں بلکہ آپ خود بھی ایک بہترین خاتون ہیں۔

کتاب "فیضانِ عائشہ صِدّیقہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ عائشہ صِدّیقہ"** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان و شوکت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کے فرامین اور ذوقِ عبادت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی سخاوت، ایثار، عشقِ رسول کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی اِنفرادیت، اُمورِ خانہ داری، فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کا بیان ہے، اس

کتاب میں آپ کی فصاحت، گریہ وزاری، تواضع وانکساری اور بہت سے مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کے مضامین 215 کتابوں سے اَخذ کیے گئے ہیں، آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں اور خُصُوصاً اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ اِس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ربِّ کریم نے بے شمار اِختیارات عطا فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِک و مُختار بنایا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو اِنتہائی شاہانہ زِندگی گزار سکتے تھے اور اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُنَّ اَجْمَعِیْن کو دنیا کی تمام راحتیں اور آسائشیں فراہم کرسکتے تھے، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساری زِندگی سادگی، فَقْر اور تَوَکُّل و قناعت کو اپنائے رکھا، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابَرَکت سے فَیضیاب ہونے والوں اور والیوں میں اِن خوبیوں کا فَیضان جاری نہ ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُنَّ بِالخُصُوص اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا شُمار بھی اُن شَخْصِیّات میں ہوتا ہے، جنہیں ربِّ کریم نے اپنے محبوبِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے میں تَوَکُّل و قناعت کی نعمت سے سَرفراز فرمایا تھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے تَوَکُّل و قناعت کی ایک بہترین جھلک مُلاحَظہ فرمائیے، چنانچہ

سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا مقامِ تَوَکُّل

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھا نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: یا رَسُوْلَ

اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ پاک جنّت میں مجھے آپ کی اَزواجِ مُطَّہرات میں سے رکھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ”اگر تم اِس رُتْبے کی تمنّا رکھتی ہو تو تمہیں چاہئے کہ کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو اور جب تک کسی کپڑے (Cloth) میں پَیْوند لگ سکتا ہے تَب تک اُسے بیکار نہ سمجھو۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا فَقْر کو مالداری پر ترجیح دینے کی اِس نصیحت پر اِتنی عمل پیرا رہیں کہ (زندگی بھر) کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج مطہرات...الخ، ۲/۴۷۲-۴۷۳)

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اَہلِ اِیماں میں بڑا سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ الْمُؤمنین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہماری پیاری اَمّی جان حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اِطاعتِ رسول، فَقْر و فاقہ، زُہد و قَناعت اور تَوَکُّل کے کس قدر بُلند دَرَجے پر فائز تھیں۔ بِلا شُبہ یہ سب صحبتِ مُصطفٰے اور تعلیماتِ مُصطفٰے کی ہی بَرَکتیں تھیں کہ آپ سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس عمدہ نصیحت پر دل و جان سے عمل پیرا رہیں اور کبھی آج کا کھانا اَگلے دن کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ آج ہم بھی مَحبَّتِ رسول کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر ہم لوگوں کا اللہ پاک کی ذات پر توکل کمزور پڑتا جارہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں ہر طرف مہنگائی کا طوفان بَرپا ہے، دودھ اور کھانے پینے کی دیگر چیزوں میں ملاوٹ عام ہے، رمضان و غیر رمضان میں چیزوں کی قیمتیں بڑھا کر لُوٹ مار کا بازار گرم کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے، راہِ خدا میں خرچ کرنے کے مُعاملے میں سُستی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے، ذَخیرہ اَندوزی اپنے عروج پر ہے، سُود، رِشوت، خراب مال اور جعلی نوٹوں (Fake Currency) کا لین دَین زور و شور سے جاری ہے۔

الغرض آج ہمارا معاشرہ بدقسمتی سے تیزی کے ساتھ گناہوں کی دلدل میں گرتا چلا جارہا ہے۔

لہٰذا عافیت اِسی میں ہے کہ ہم ہر نیک و جائز کام میں اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنے کی عادت بنائیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کی ذات پر توکُّل یعنی بھروسا کرنے کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فَرْضِ عَیْن قرار دیا ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم پر توکُّل (بھروسا) کرنا فَرْضِ عَیْن ہے۔ (فضائلِ دعا، ص۲۸۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! توکُّل اِیمان کی رُوح ہے۔ توکُّل بندے کو اللہ پاک کے قریب کر دیتا ہے۔ توکُّل مشکلات اور پریشانیوں میں بندے کو اِسْتِقامت کے ساتھ اُن کے مُقابلے کی قُوَّت (Power) فراہم کرتا ہے۔ توکُّل مُصیبتوں میں اِنسان کی اُمیدیں جگانے کا باعث بنتا ہے۔ آیئے! اب توکُّل کا مفہوم بھی سُن لیتے ہیں کہ توکُّل سے مراد کیا ہے، چنانچہ

توکُّل کا معنیٰ و مفہوم

تفسیر "صِراطُ الْجِنان" جلد 3 صَفْحہ نمبر 520 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توکُّل کا یہ معنیٰ نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فُضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں۔ بلکہ توکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اَسباب کو اِختیار کرے لیکن دل سے اِن اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی مدد اُس کی تائید اور اُس کی حمایت پر بھروسا کرے۔ (تفسیر کبیر، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۳، ۱۵۹ / ۴۱۰) اِس بات کی تائید اِس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (اپنی) اُونٹنی کو باندھ کر توکُّل کروں یا اُسے کھلا چھوڑ کر توکُّل کروں؟ اِرشاد فرمایا: اُسے باندھو اور توکُّل کرو۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۶۰-باب، ۴/۲۳۲، حدیث: ۲۵۲۵)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توکُّل تَرکِ

اَسباب کا نام نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتماد کا تَرْک (اِعتماد نہ کرنا) توکُّل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۷۹ ملخصًا) یعنی اَسباب کو چھوڑ دینا توَکُّل نہیں بلکہ اَسْباب پر اِعْتماد نہ کرنے اور ربِّ کریم کی ذات پر اِعْتماد کرنے کا نام توَکُّل ہے۔

ضرورت سے زِیادہ مال و دولت کا نہیں طالب رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یارسولَ اللہ!
رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمنین سَیّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرت کا ایک روشن باب یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح فرض روزوں کی پابند تھیں اِسی طرح آپ نفل روزے بھی کثرت سے رکھا کرتی تھیں، گرمی چاہے کتنی ہی شدید ہوتی مگر آپ گرمی کی پروا کئے بغیر رِضائے الٰہی پانے کے لئے اِنتہائی گرم موسم میں بھی نہ صِرْف روزہ رکھ لیتیں بلکہ اِستقامت کے ساتھ اُسے پورا بھی فرماتی تھیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک واقعہ سُنئے اور نفل روزے رکھنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

گرمی کی شِدّت میں بھی روزہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن ابو بَکْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما عَرَفہ کے دن حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا روزے سے تھیں اور (گرمی کی شدّت کے باعث) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر پانی کا چِھڑکاؤ کیا جارہا تھا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے عَرْض کی: اِفطار کرلیجئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: کیا میں اِفطار کرلوں؟ حالانکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ "بے شک عَرَفہ کے دِن کا روزہ ایک

سال پہلے کے گُناہوں کا کفارہ ہے۔" (مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللّٰہ عنہا، ۹/۴۴۸، حدیث: ۲۵۰۲۴)

ناز برداری تمہاری کیوں نہ فرماوے خدا   نازنینِ حق نبی ہیں تم نبی کی نازنین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۵۱)

مختصر وضاحت: یعنی ربِّ کریم، اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ناز کیوں نہ اُٹھائے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کے لاڈلے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے نفل روزوں کا مَدَنی جذبہ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی اِستقامت مرحبا! شدید گرمیوں کا موسم ہے اور گرمی کی حرارت کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جارہا ہے مگر قربان جائیے! اِس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے روزے کو پورا فرمایا۔ اے! کاش! نفل روزوں کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہوجائے اور ہم بھی سردی وگرمی کی پروا کئے بغیر رِضائے الٰہی کے لئے نفل روزے رکھنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضانُ المبارک کا مہینا جاری وساری ہے، اس کے بعد شوّالُ الْمُکَرَّم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں بالخصوص اِہتمام کے ساتھ 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی شش عید (یعنی شوّالُ المکرم) کے 6 روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

شش عید کے روزوں کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔(مجمع الزوائد،کتاب الصیام،باب فیمن صام ...الخ،۳/ ۴۲۵،حدیث:۵۱۰۲)

2. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6)، شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر (یعنی عمر بھر) کا روزہ رکھا۔(مسلم،کتاب الصیام،باب استحباب صوم...الخ،ص ۵۹۲،حدیث: ۲۷۵۸)

3. ارشاد فرمایا: جس نے عیدُ الْفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔(ابن ماجه،کتاب الصیام،باب الصیام ستة ایام...الخ،۲/۳۳۳،حدیث:۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عیدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔(سنی بہشتی زیور، ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَشْ عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا تمام اسلامی بھائی یہ نِیَّت کیجئے کہ اگر زندگی سلامت رہی تو شَشْ عید کے روزے رکھ کر اِن کی برکتیں حاصل کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، دوسروں کو بھی یہ روزے رکھنے کی بھرپور ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی نفل روزوں کا جذبہ بڑھانا اور اِس پر اِستقامت پانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم عاشقانِ رسول کی مَدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو کر اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت (Time) ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کے لئے بھی نکالیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن مَدنی کاموں میں شُمُولِیَّت کی بَرَکت سے ہم نفل عبادات بجالانے کے عادی بن جائیں گے، فرائض و واجبات اور سُنَن و مُسْتَحَبَّات پر عمل کا جذبہ ملے گا، نیکی کی دعوت دینے والی سُنّت پر عمل کا موقع ملے گا، **عاشقانِ رسول کی صحبت** مُیَسَّر آئے گی، نیک اعمال پر اِستقامت نصیب ہو گی۔

یاد رہے! 12 مَدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدنی کام **"مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُسْت قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسْل وغیرہ ضروری اَحکامِ اسلامیہ سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع مِلتا ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا ہے۔ آیئے! مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے

پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدرَسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شروع کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرَسۃُ المدینہ (بالغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کا معمول بَن گیا اور وہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہو کر نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا اندازِ سخاوت وایثار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سخاوت وایثار کے مَدَنی جذبے سے بھی سَرشار تھیں، آپ کی سخاوت و اِیثار کا یہ عالَم ہوا کرتا تھا کہ آپ اپنی ضرورت کی چیزیں بھی راہِ خدا میں خَیرات کردیا کرتیں اور اپنے لئے کچھ بھی بچا کر نہ رکھتی تھیں۔ آیئے! آپ کی سخاوت وایثار پر مُشْتَمِل 2 اِیمان افروز واقعات سُنئے اور راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کا جذبہ اپنے اندر بیدار کیجئے، چنانچہ

ایک لاکھ درہم خیرات کردیئے!

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دُرّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، میں حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس تھی، اُس وَقْت ایک لاکھ دِرہم کہیں سے آپ کے پاس آئے، آپ نے اُسی وَقْت اُن سب درہموں کو لوگوں میں تقسیم کر دیا اور ایک درہم بھی گھر میں باقی نہیں چھوڑا۔ اُس دن میں اور وہ روزہ دار تھیں، میں نے عَرْض کی، آپ نے سب درہموں کو بانٹ دیا اور ایک درہم بھی باقی نہیں رکھا تاکہ آپ گوشت خرید کر روزہ اِفطار کرلیتیں؟ اِرْشاد فرمایا: تم نے اگر مجھ سے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک درہم کا گوشت منگوالیتی۔ (شرح زرقانی علی المواہب، حضرت عائشۃ ام المؤمنین، ۴/۳۸۹-۳۹۲)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کِھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے مُحمّد کے گھرانے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روٹی کے بدلے گوشت

ایک دن اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے ایک مِسْکِیْن (Poor) نے سُوال کیا، آپ روزے سے تھیں اور گھر میں ایک روٹی کے عِلاوہ کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی خادِمہ سے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو!، خادِمہ نے عَرْض کی: آپ کی اِفطاری کے لئے اِس کے عِلاوہ کچھ نہیں۔ فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو!۔ خادِمہ نے اُسے وہ روٹی دے دی۔ جب شام ہوئی تو (حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے) اَہلِ بَیْت یا اُس شخص نے ھَدِیَّہ بھیجا، جو ہمیں بکری (کا گوشت) ھَدِیَّہ کرتا تھا، اُس کو ڈھانپ کر لایا۔ آپ نے خادِمہ سے فرمایا: **کُلِیْ مِنْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ قُرْصِکِ** یعنی اِس میں سے کھاؤ، یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الایثار، ۳/۲۶۰، حدیث: ۳۴۸۲)

میں سب دَولت رہِ حق میں لُٹا دوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مزاراتِ اولیا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کس قدر سخاوت واِیثار کی پیکر تھیں۔ اے کاش! سخاوت واِیثار کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہوجائے اور ہم بھی راہِ خدا میں خوب خوب خَرْچ کرنے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں سخاوت واِیثار کی مَدَنی سوچ فراہم کرتا ہے۔ آیئے! اِس نعمتِ عُظمیٰ کو پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور اپنے صدقاتِ واجبہ ونافلہ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے تحت قائم مدارِس المدینہ وجامعات المدینہ کی تَرَقّی میں خوب خوب تعاوُن فرمایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شُعبہ **"مجلسِ مزاراتِ اَوْلیا"** بھی ہے، اِس مجلس کے ذِمّہ داران دیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ صاحِبِ مَزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذِکْر و نعت کا اِنْعِقاد کرتے ہیں، مزارات سے مُتَّصِل مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے سفر کرواتے ہیں، عُرس کے دِنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں مَدَنی حلقے لگاتے ہیں، جن میں وُضو، غُسْل، تَیَمُّم، نَماز اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں، زائرین کو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، مَدَنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، اَیّامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائف (Presents) پیش کئے جاتے ہیں، یہ مجلس

صاحبِ مزار بُزرگ کے سجادہ نشین، خُلَفا اور مزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وَقْتاً فَوَقْتاً ملاقات کرکے اُنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعات المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ اللہ پاک **"مجلس مزاراتِ اَوْلیا"** کی کاوِشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَبِیْبۂ حبیبِ خدا، سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا شمار اللہ پاک کی اُن مُقَرَّب ترین وَلِیَّات میں ہوتا ہے جن کی ساری زندگی عبادت و رِیاضت میں گزری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نمازِ پنجگانہ کے عِلاوہ نمازِ اِشراق، نمازِ چاشت، تَحِیَّۃُ الوُضُوء، تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد، صَلٰوۃُ الاَوَّابِین وغیرہ نوافل ادا فرماتے تھے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نمازیں ادا فرماتے تھے، تمام عمر نمازِ تَہَجُّد کے پابند رہے، اِسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی گھر کے کام کاج اور سَرْوَرِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری کے ساتھ ساتھ پابندی کے ساتھ نمازِ تَہَجُّد اور نمازِ چاشت کی ادائیگی کا بھی اِہتمام فرمایا کرتی تھیں، چنانچہ

نمازِ تہجُّد کی پابندی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"سیرتِ مصطفٰی"** صفحہ نمبر 660 پر ہے کہ عبادت میں بھی آپ کا رُتبہ بہُت ہی بُلند ہے، آپ کے بھتیجے حضرت سَیِّدُنا اِمام قاسِم بن مُحَمَّد بن ابُو بَکْر صِدّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا روزانہ بِلاناغہ نمازِ تَہَجُّد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزے سے رہا کرتی تھیں۔ (سیرتِ مُصطفٰی، ص۶۶۰)

نمازِ چاشت سے محبّت

آپ نمازِ چاشت کی آٹھ (8) رَکعتیں پڑھتی تھیں، پھر فرماتیں: "اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تب بھی میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔ (مؤطّا امام مالک، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب صلاۃ الضُّحی، ص ۱۵۳، حدیث: ۳۶۶)

مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر اِشراق کے وَقْت مجھے خَبر ملے کہ میرے والِدَین زِندہ ہو کر آگئے ہیں تو میں اُن کی مُلاقات کے لئے یہ نَفْل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نَفْل پڑھوں، پھر اُن کی قدم بوسی کروں۔ (مرآۃُ المناجیح، ۲/۲۹۹)

میں پڑھتا رہوں سُنَّتیں، وَقْت ہی پر ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نَفْل عبادات کی بجا آوری کا جذبہ مرحبا! ذرا غور فرمایئے! جن کی شان قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی، جن کے مَناقِب کو اَحادیثِ مُبارکہ میں بَیان کیا گیا، جو اپنے وَقْت کی عالِمہ، مُفْتِیہ، فَقِیْھہ، مُحَدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں، بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین نے جن کی شان و عظمت کے ڈنکے بجائے، فرائض تو فرائض، تہجُّد اور چاشت کے نوافِل کو چھوڑنا بھی اُنہیں گوارا نہ تھا۔ مگر آج ہماری حالت یہ ہے کہ نَفْل نماز تو دُور کی بات ہے ہم سے تو فَرْض نمازیں بھی ادا نہیں کی جاتیں، ہم تو جُمعہ کی نماز کے لئے بھی اُس وَقْت گھر سے نکلتے ہیں جب جماعت کھڑی ہونے میں محض چند منٹ باقی رہ جاتے ہیں، پھر جیسے ہی اِمام سلام پھیر لیتا ہے یا پہلی دعا مانگ کر فارغ ہوتا ہے، آدھی سے زیادہ مسجد نمازیوں سے خالی ہو جاتی ہے۔ جمعہ کے بعد کی سُنَّتیں اور نوافل بھی پڑھنے چاہئیں۔

آہ! ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ کیوں ہم عبادات سے جی چُرانے لگے ہیں، کیوں ہم ربِّ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات کی بجا آوری میں سُستی کا شکار ہیں؟ کیوں ہمارے اَندر سے نَفْل عبادات کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے؟ کیوں ہم روزوں کے معاملے میں حیلے بہانوں سے کام لیتے ہیں؟ آخر کیوں ہماری مساجد ویران نظر آرہی ہیں؟ کیا ہم اللہ پاک کی خُفْیَہ تدبیر سے اَمان پاچکے ہیں؟، کیا ہمیں مغْفِرت کا پروانہ مل چکا ہے؟ کیا ہمارا اعمال نامہ نیکیوں (Virtues) سے بھرپُور ہے؟، کیا ہمیں نیکیوں کی حاجت نہیں رہی؟، کیا ہمیں اِس بات کا مُکَمَّل یقین ہو چکا کہ ہم دنیا سے اِیمان سلامت لے کر جائیں گے؟، کیا ہم نَزع کی سختیوں کو برداشت کرپائیں گے؟، کیا شریعت کی نافرمانی کرکے ہم اندھیری قَبْر میں آرام پاسکیں گے؟ کیا ہم قَبْر و مَحْشَر کے سُوالات میں کامیابی سے ہمکنار ہوپائیں گے۔؟

یقیناً ہم میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں، لہٰذا اس مختصر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اس کی قَدر کرنی چاہئے، خوش فہمی کے جال سے نکل کر اپنے آپ کو فرائض وواجبات کا پابند بنانے کے ساتھ ساتھ نَفْل عبادات کی ادائیگی کا بھی عادی بنانا چاہئے۔ اپنے آپ کو فرائض و واجبات اور نوافِل کا عادی بنانے کے لئے شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **"72 مَدَنی اِنعامات"** پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فِکْرِ مدینہ کرنا اِنتہائی مُفید عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کے مطابِق عمل کرنے کی بَرَکت سے ہم نہ صِرْف فرائض وواجبات بلکہ کئی سُنَن و مُسْتَحَبّات پر بآسانی عمل پیرا ہوسکتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُن کر عمل کی نِیَّت کرتے ہیں، چنانچہ

مَدَنی اِنعام نمبر 2 میں ہے: کیا آج آپ نے **پانچوں نمازیں** مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کیساتھ **باجماعت** ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟

مَدَنی اِنعام نمبر 16 میں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) **صلوٰۃ**

التَّوْبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابِقہ ہونے والے تمام گناہوں سے **تَوْبہ** کر لی؟ نیز خدا نخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً **تَوْبہ** کر کے آیندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟

مَدَنی اِنعام نمبر 18 میں ہے: کیا آج آپ نے فَجر، ظُہر، عَصر اور عشاء کی **سُنَّتِ قَبلِیّہ** (جماعت شروع ہونے سے قَبْل) نیز فرضوں کے بعد والے نوافِل ادا فرمائے؟(نوافِل دَرس وبیان کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں)

مَدَنی اِنعام نمبر 19 میں ہے: کیا آج آپ نے نمازِ **تَہَجُّد**، **اِشراق و چاشت** اور **اَوَّابِین** ادا فرمائی؟

مَدَنی اِنعام نمبر 20 میں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک ایک بار **تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء** اور **تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد** ادا فرمائی؟

آیئے! ہم سب مِل کر نیّت کرتے ہیں کہ آج سے روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ (First Date) کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، مسجد بھرو تحریک جاری رکھیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، **صَلٰوۃُ التَّوْبہ** اور **سُنَّتِ قَبلِیّہ** بھی پڑھتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، نمازِ **تَہَجُّد**، **اِشراق و چاشت**، **اَوَّابِین** اور دیگر نوافِل بھی ادا کرتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میں بن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنعامات" کی تصویر بنوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش مرمم، ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُصوصی قُربت ورَفاقت حاصل رہی۔ ☆ سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دیگر اَزواجِ مُطَہَّرات پر 10 فضیلتیں

حاصِل ہیں۔☆ سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت قرآنِ کریم اور اَحادیث میں بَیان ہوئی ہے۔☆ سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ریت کے ذرّوں اور آسمان کے تاروں کی طرح بے شُمار ہیں۔☆ سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے زمانے کی عالِمہ، مُفْتِیَہ، فَقِیْہَہ، مُحَدِّثَہ اور مُفَسِّرہ تھیں۔☆ سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حبیبہ ہیں۔☆ سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اِطاعتِ رسول، فَقْر و فاقہ اور تَوَکُّل جیسی خوبیوں سے آراستہ تھیں۔☆ سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سخت ترین گرمیوں میں بھی روزے رکھا کرتی تھیں۔☆ سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اِیثار و سخاوت کی لازوال دَولت سے مالا مال تھیں۔☆ سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نَفْل عبادات کی بھی بہت پابند تھیں۔ اللہ کریم سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے طُفیل ہمیں بھی عبادت کا ذوق و شوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں　　نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

جنازے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "مُردے کے صدمے" سے جنازے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحَظہ کیجئے:(1)جب کوئی جنّتی شخص فوت ہوجاتا ہے،تو اللہ پاک حَیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔(فِردَوس الْاَخبار، ۱/۲۸۲،حدیث ۱۱۰۸)(2)بندۂ مومِن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اُس کے تمام شرکائے جنازہ کی بَخْشِش کردی جائے گی۔(مُسندُ البزار، ۱۱/ ۸۶، حدیث: ۴۷۹۶)☆جنازے میں رضائے اِلٰہی،فَرْض کی ادائیگی،مَیِّت اور اُس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچّھی اچّھی نیّتوں سے شرکت کرنی چاہیے۔☆جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے اَنجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں،اِسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا،جس طرح اِسے مِٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے،اِسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائی گی۔اِس طرح غَور و فِکْر کرنا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔☆جنازے کو کندھا دینا کارِ ثواب ہے،حدیثِ پاک میں ہے:"جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔"ایک اورحدیث شریف میں ہے:"جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اُس کی مُستَقِل مغفِرت فرما دے گا۔"(جوہرہ،ص۱۳۹،دُرِّمُختار،۳/۱۵۸،۱۵۹،بہارِ شریعت،۱/۸۲۳)☆سُنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔پوری سُنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی(یعنی سیدھے پاؤں کی طرف)پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔(عالمگیری،۱/۱۶۲،بہارِشریعت،۱/۸۲۲)☆جنازے کو کندھا دیتے وَقْت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے☆شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے،قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔صِرف غُسْل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھُونے کی مُمانَعَت ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۸۱۲،۸۱۳)☆جنازے کے ساتھ بُلند آواز سے کَلِمۂ

طَیِّبَہ یا کلِمۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۳۹تا ۱۵۸)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

1۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتَّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

1…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4…تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵